بحمدہٖ تعالیٰ

یہ مبارک رسالہ مسمّٰی بنام تاریخی

اجلی انوار الرضا

۱۳۳۴ھ

جس مین گرامی جناب مولوی انوار اللہ خان صاحب صدر الصدور صوبجات دکن کے رسالۂ **القول الاظہر** کی مخصوصہ تراش کا ردّ بلیغ ہے اعلیحضرت امام اہلسنت مجدد المائۃ الحاضرہ دام ظلہ العالی کا مفتاوحۂ عالیہ بطلب مناظرہ حسب مدعا ممدوح کے نام امضا فرمانا اور ادھر مہر سکوت لگ جانا ہیہون تقاضون پر آوازہ آنا

الحمد للہ اذانیون کی ناکامی کے دو روشن ثبوت

(۱) اسوقت تک ایک عبارت نہ دکھا سکے جسمین اونکے ادعا کی تصریح ہو یہانتک کہ طرابلسی شامی مصری تحریرین جو ظاہر کرتے ہین وہ بھی ثبوت سے خالی اور بعض خود اونپر الٹی حجت (۲) جیسے عوام بھائی بھی آنکھون دیکھ لین کہ اذانیون کو جب کوئی سند نہ ملی سب نے کتابون کی جھوٹی عبارتین دل سے گڑھ لین یک ایک اسی فن مین گیا فقاریہ مصنف القول الاظہر کو بھی ہوئی آزاد مسئلی لوکیا اتنا سمجھنے والا کوئی نہ رہا کہ سچی سند کہین مل سکتی تو سب کے سب جھوٹی سندین کیون گڑھتے دیوبندیون کے بارہ کفر اور علمائے حرمین شریفین کا بالاتفاق اونکی تکفیر فرمانا مصنف القول الاظہر کے دلین اسکا ورد ہونا نیز اونکی اور انکے ائمہ بدایون کی خالتون پر تنبیہ

تصنیف لطیف عالیجناب مولانا مولوی محمد المعروف بہ حامد رضا خان قادری نوری سلمہ الرحمن

مولوی حکیم ابو العلا محمد امجد علی اعظمی رضوی نے اپنے اہتمام سے چھاپ کر شائع کیا

مطبع اہلسنت و جماعت واقع بریلی مین طبع ہوا

قیمت فی جلد ۱ر — دفعہ اول ۱۰۰۰ جلد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انوار اللہ، تلاوت باحمد رضاہ، بنشر السنۃ ونصر الدین،
صدق وعدہ، ونصر عبدہ، وہزم الاحزاب وحدہ، فالحمد للہ رب العلمین،
وافضل الصلوات، واکمل التحیات، علی صاحب الشریعۃ الغراء، والسنۃ الزہراء، و
علی الہ وصحبہ، وابنہ وحزبہ، الی یوم الدین، بل ابد الابدین، امین۔ حمد اوسکے
وجہ کریم کو جسنے اپنے بندی کو احیاے سنت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی توفیق بخشی اور اوسکے
مقابل اہل توہب اہل تعصب اہل مکابرہ وابا اہل تقلید جامد آبا کسی کو راہ ندی والحمد للہ رب العلمین
جس مسلمان ذی عقل با انصاف نے دربارہ مسئلہ اذان جمعہ رسائل وفتاوے اہل حق ملاحظہ کیے اوسپر وہابیون اور
بعض رامپوریون اور بعض اہالی مدرسہ کلکتہ اور بدایونیون کی حالت روشن ہے قریب دو ہزار کے سوالات اونپر وارد ہین
بحمد اللہ تعالی ایک کا بھی جواب نہ دیسکے اور انشاء اللہ العزیز الغالب قیامت تک نہ دے سکینگے۔ جب
کچھ نہ بنی کتابون کی عبارتین گڑھ لین مشہور ومتواتر کتابون کی عبارتون سے انکار کردیے افترا تحریف خیانت
قطع برید خانہ ساز عبارت عناد ومکابرہ سوالون کے جواب سے سکوت محض یا نری الٹی یا بیجا لاف جھنی
باتین بنانے کے سوا کچھ نہ کرسکے اور کرتے بھی کیا کہ حق کا مخالف کبھی راہ نہین پاتا والحمد للہ رب العلمین
اس طوفان مین ہمارے مقدس پرانے مولوی جناب مولنا مولوی انوار اللہ خان صاحب
معین المہام وصدر الصدور صوبجات دکن کو بھی شوق ہوا کہ انھین بدایونیون کی بہتی گنگا مین ہاتھ دہولین
ایک امام اہلسنت مجدد المائۃ الحاضرہ کی طرف مقابل بننے کا شرف مفت ہاتھ آتا ہی رامپور و
بدایون کا مسالا طیار ہے ادھر ادھر سے کچھ کچھ لیکر بے محنت ایک رسالہ بنا جاتا ہی اور سوا اتفاق سے
خیال مبارک مین نہ گزرا کہ محمدی کچھار کے شیرون کو چھیڑنا آسان نہین صلی اللہ تعالی علیہ وعلی حزبہ وسلم

سے نہ ہر جاے مرکب توان تاختن ٭ کہ جاہا سپر باید انداختن ٭ اسی فخر کی ہوس نے اخیر بدایون کو اضطراب میں ڈالا کہ سالا و ہابیون اور رامپوریون کا مفت ملتا ہی تھوڑے سے اضافہ مین شیراز سنت کی طرف مقابل پہنچانے کا کام چلتا ہی اوبل پڑے اور پھر جو گزری خدا دشمن ہی کو نصیب کرے حضرت ممدوح صدر الصدور صاحب بالقابہ نے اور بھی آسانی دیکھی بدایونیون کو دیپی کا جوتا بوٹا ملا تھا و ہابیہ اور رامپوری آنکھیں تین کا ملا تیسر خرابی بدایونی شرع مین کچھ باتین او دھر سے لین اخیر مین بدایونی تقلید بین چلین وہ بھی اس حدتک کہ فتوائے بدایون میں جو محض جھوٹی عبارت گڑھی اور جامع الرموز وغیرہ کے سر اوسکی تہمت جڑھی حضرت نے بھی آنکھیں بند کر کے اوسکی تقلید فرمادی۔ اور پھر سب بُرائی اوونکی بھائی مناسب نجانی کچھ تو جدت بھی درکار لہذا یہ تراشی کہ اس مسئلہ پر اجماع امت ہے یون ایک رسالہ مہیا اور بنام القول الاظہر مسمے ہوا وہابیہ کی طرح اذانی صاحبون نے بھی یہ روش اختیار کی ہو کہ خلاف کا نام کریں اور مخالف کو ندین سُنا گیا جناب اشرفعلی تھانوی صاحب نے رسالہ مبارکہ وقایۃ اهل السنۃ عن مکر دیوبند والفتنۃ کے جواب میں کچھ حرکت مذبوحی کی ہو جو زبہان بھیجی نہ آجتک نظر سے گزری نہ ادھر سے پرواہ کیگئی کہ یہ وہی تھانوی صاحب ہین جنکا نام لیکر تمام علماے کرام حرمین شریفین نے حکم کفر و ارتداد لگایا اور من شك فی عذابہ و کفرہ فقد کفر فرمایا یعنی جو اوسکے عقیدہ و قول پر مطلع ہوکر اوسکے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہی یہ وہی تھانوی صاحب ہین جنھون نے حضور اقدس سید عالم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کو وہ مونھ بھرکر گالی دی کہ جیسا علم غیب اونکو ہی ایسا تو ہر پاگل ہر جانور کو ہوتا ہی (دیکھو اونکی حفظ الایمان ص) یہ وہی تھانوی صاحب ہین جنھون نے برسون حسام الحرمین شریف کے سخت وار کھا کر آخر خود قبول دی کہ واقعی وہ کلام کفر ہی (دیکھو اونکی بسط البنان ص) یہ وہی تھانوی صاحب ہین جنھون نے خدا کا دھر اسر پر بھی مان دی کہ بیشک اوس کلام کا کہنے والا کافر ہی (دیکھو اونکی بسط ص) مگر خود مسلمان بین گویا وہ اور کوئی تھانوی تھا جس نے حفظ الایمان میں وہ موٹا کفر بکا غرض عرب و عجم کے اشتہاری مرتد خود اپنی زبان و قلم کے اقراری مرتد پھر بھی کٹے مسلمان کے مسلمان اسکا کیا علاج کہ اونکی اصطلاح میں کافر ہی کو مسلمان کہتے ہون ظاہر ہے کہ کھلے مرتدون اللہ و رسول کے دشنام دہندون کو اسلام کے ایک فرعی مسئلہ مین مونھ کھولنے کا کیا حق اور اونکی زق زق کیا التفات کے قابل کیا کوئی ہندو یا یہودی اس مسئلہ میں کچھ کہنے کا حق رکھتا ہو کہ اذان مسجد کے اندر سنت ہی یا دروازہ پر۔

پھر مرتد آ یہودی و ہندو سے بھی بدتر ہو یا انہیں خوف یہ کہ چھاپی اور چھپائی یہاں بھیجنے خیال آئی یونہیں یہ رسالہ
القول الاظہر بھی مصنف صاحب نے یہاں نہ بھیجا بعض احباب نے سرکار اجمیر شریف سے روانہ فرمایا کہ ۱۱ رمضان
مبارک روز شنبہ کو آیا رسالہ ایک غیر معروف شخص کے نام سے تھا اور لوح پر حسب صاحب ممدوح کی فرمائش سے
طبع ہونا مکتوب مجاہیل یا جہال سے مخاطبہ نہ کچھ مفید نہ یہاں کے لائق دو حرفون آتو اتھا رجسٹری نہ جا سکتی
لہذا روز دوشنبہ صاحب ممدوح صدر الصدور دکن کے نام افادۂ فقہ النصیحۃ رجسٹری امضا ہوا اور ان کلمات تواضع کے
ساتھ جو عباد الرحمن کی شان ہے اور رجسٹری شدہ جواب کے لیے لفافہ میں ۳ر کے ٹکٹ بھی رکھ دیے ۳۵ دن بعد
جواب آیا کہ بحث سے نا اتفاقی بڑھتی ہے اور مسئلہ اجماعی ہے عجب اتفاق کہ یہ جواب بھی ۱۶ شوال روز شنبہ کو آیا دوشنبہ
۱۸ شوال کو دوسرا استفادہ ضعہ عالیہ بھی رجسٹری سے امضا ہوا اور اسمیں ادعا باطل اجماع کے متعلق بیس سوالات
علیہ ارشاد ہوئے اس بار بھی جواب کے لیے ۲ر کے ٹکٹ رکھ دیے ادھر تواضع کی عوض خشونت برتی تھی ادھر سے
خشونت کے بدلے پھر تواضع ہی لطف پر ہی پہلا کمال سہل استفسار کیا کہ یہ رسالہ آپکی اجازت سے چھپا کیا آپ اپریل اسکے جواب
دینگے۔ اسکا جواب تو ۳۵ دن بعد ملا علمی بیس سوالوں کا جواب کون دے کسکی تاب کسکی بات آخر سو دن کامل
انتظار فرما کر ۲۹ محرم الحرام ۱۳۳۴ھ کو تیسرا استفادہ ضعہ عالیہ پھر النصیحۃ رجسٹری امضا ہوا اب ٹکٹ نہ رکھے گئے کہ
پہلے بھی ٹکٹ صاحب ممدوح کے پاس باقی ہیں اس بار دس دن انتظار کے لیے مقرر فرما دیے تھے اور یہ بھی
ارشاد کر دیا کہ جواب ابھی نہ دے سکیے تو اتنا ہی تحریر فرما بھیجیے کہ اتنی مدت میں دینگے آج پچاس دن ہو گئے کہ صدا ہے
بر نخاست بالجملہ سوالات کو گئے چھٹا مہینہ ہے نہ جواب نہ ٹکٹ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون کا شرح کچھ حسب صاحب ممدوح کو
بعد ملاحظہ سوالات نظر آیا جسکی بنا پر مہر در کشیدن و سکوت ورزیدن ہی قرار پایا روز اول سے نظر آتا تو رسالہ
کیون لکھا جاتا یون کیون پیش آتا ع مرد آخر بین مبارک بندہ ایست ؛ یہاں اس قسم کے وقائع جناب
خلاف سے بحمدہ تعالٰی ہمیشہ پیش آتے رہتے ہیں ہزاروں تک سوالات کا شمار ہے جو اقسام اقسام کے مخالفین سے
فرمائے گئے اور بحمدہ تعالٰی آجتک کوئی متنفس ایک سوال کے جواب پر قادر نہ ہوا بفضلہ تعالٰی جیسے تو یا اونسے غار سکوت
و عار صموت ہی میں ٹھکانا پایا تو صدہا میں ایک یہ واقعہ کیا وقعت خاص رکھتا جسے شائع کرنا ضرور ہوتا
مگر وہ مجموعہ اباطیل رسالہ القول الاظہر بعض دیہات میں غلط تعمیم کر رہا ہو لہذا اسکات غوغائیان و تسکین
ابتدائیان کے لیے ان تحریرات کی اشاعت کرتے ہیں ناظرین کرام خود ملاحظہ فرمالینگے کہ پاؤن کتنے۔
ہمت تو بہت فرمائی تھی مگر افسوس کہ ایک بار کی بھی نہ ہوئی دو چار ہی بار میں کام چلتا تو وزن کھلتا مگر

الحق یہ بھی جناب ممدوح کی کمال ہوشمندی ہے غلطی سے ایکبار میدان مین آنا ہوا اور دیکھتے کہ سامنا اوس
شیر شرزہ سے ہے جسکے ادنے حملہ کی تاب نا ممکن تو مقتضائے عقل یہی ہے کہ فوراً باپچھک داری بگریزید کہ
ابالی بدایون ورامپور کیطرح بعد ارشت فضیحتے بسیار ۔ ہم جناب ممدوح کو تہنیت دیتے ہین کہ اونھون نے
جلد آنکھ کھولی اور انجام شناسی کی راہ لی عجب کیا کہ اللہ عزوجل قبول حق کی بھی توفیق دیدے
وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلے اللہ تعالی علی خیر خلقہ وسراج
افقہ وآلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین آمین

اعلحضرت امام اہلسنت دام ظلہم الاقدس کا پہلا مفاوضہ عالیہ

بنام نامی جناب مولوی انوار اللہ خانصاحب صدر الصدور صوبجات دکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم   نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ

بشرف ملاحظہ والا حضرت بابرکت جامع الفضائل لامع الفواضل شریعت آگاہ طریقت دستگاہ حضرت
مولنا الحافظ الحاج مولوی محمد انوار اللہ خانصاحب بالغایۃ الغر ۔ سلام مسنون نیاز مشحون ہدیہ مجلس عالیہ
یہ سگ بارگاہ بیکس پناہ قادریت غفرلہ ایک ضروری دینی عرض کے لیے مکلف اوقات گرامی۔ پرسون روز
شنبہ شام کی ڈاک سے ایک رسالہ القول الاظہر مطبع عید آباد سرکار اجمیر شریف سے بعض احباب گرامی کا
مرسلہ آیا جس کی لوح پر حسب الحکم عالی جناب لکھا ہے یہ نسبت اگر صحیح نہیں تو نیازمند کو مطلع فرمائین ورنہ
طالب حق کو اس سے بہتر تحقیق حق کا کیا موقع ہوگا کسی مسئلہ دینیہ شرعیہ مین استکشاف حق کے لیے نفوس کریمہ
جن جن صفات کے جامع درکار ہین بفضلہ عزوجل ذات والا مین سب آشکار ہین علم فضل انصاف عدل حق گوئی
حق جوئی حق دوستی حق پسندی بحمدہ تعالے غلامی خاص بارگاہ بیکس پناہ قادریت جناب کو حاصل اور فقیر کا
منھ کیا قابل اوس سرکار کرم کا فضل بفضلہ شامل اس اتحاد کے باعث حضرت کی جو محبت و وقعت قلب
فقیر مین ہے مولے عزوجل اور زائد کرے یہ اور زیادہ امید بخش ہے اجازت عطا ہو کہ فقیر محض مخلصانہ مشبہات
پیش کرے اور خالص کریمانہ جواب لے یہان تک کہ حق کا مالک حق واضح کرے فقیر بارہا لکھ چکا اور اب
لکھتا ہے کہ اگر اپنی غلطی ظاہر ہوئی بے تامل اعتراف حق کریگا یہ امر جاہل متعصب کے نزدیک عار مگر عنداللہ وعند العقلا

اعزاز و افتخار ہو اور حضرت تو ہر فضل کے اہل ہیں وللہ الحمد امید کہ ایک غلام بارگاہ قادری کا یہ لب حق کا یہ ماسول حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے مقبول ہو اللہم آمین بالخیر یا ارحم الراحمین اگرچہ ایک نوع جرأت ہی جسٹری جواب کو ۳ کے ٹکٹ ملفوف نیاز نامہ ہیں والتسلیم مع التکریم فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ ۱۲ از دہم شہر رمضان المبارک ۱۳۳۳ھ ہجریہ قدسیہ علیٰ صاحبہا و آلہ و صحبہ و ابنہ و حزبہ افضل الصلاۃ والتحیہ روز جان افروز دوشنبہ مبارکہ

مسلمانو اس مفاوضہ عالیہ کو ملاحظہ فرمایا ایسے کلمات پر اگر کوئی شخص قدرے تعصب بھی رکھتا نرم پڑ جاتا اور تحقیق حق کی طرف توجہ لاتا مگر جب اصلاً زبان کھولنے کی گنجائش ہی نہ ہو نہ قلب قبول حق کی عار قبول کرے تو سکوت و اعراض کے سوا کیا بنائے بنے۔ ایسے مفاوضہ شریفہ قدسیہ کے جواب میں صاحب ممدوح صدر الصدور صوبجات کی تحریر ملاحظہ ہو

نامہ جناب مولوی انوار اللہ خانصاحب بہادر بجواب مفاوضہ عالیہ

مولنا المعظم ذو المجد والکرم دام فضلکم۔ السلام علیکم۔ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کرم نامہ پہنچا کیفیت معلوم ہوئی مولوی محمد معین الدین صاحب صدر مدرس مدرسہ معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف نے ایک رسالہ لکھکر بغرض طبع میرے پاس پیش کیا۔ چونکہ تعامل اہل حرمین شریفین اور جمیع بلاد اسلامیہ کی اسمیں تائید تھی (ف۱) اور کوئی ایسی نئی بات اسمیں نہیں تھی کہ جس سے مسلمانوں کی حالت موجودہ میں تفرقہ واقع ہو اس لیے اسکے طبع کرنیکی اجازت دیگئی۔ مولنا آپکی طبع وقاد اور ذہن نکتہ رس سے توقع ہی کہ اس معاملہ میں آپنے غور سے کام لیا ہوگا مگر مسلمانوں کی حالت موجودہ پر (ف۳) روشنی نہیں ڈالی گئی۔ کیونکہ اس زمانہ میں ادنی ادنی بات پر ایک فتنہ بنکر باہمی جنگ وجدال شروع ہو جاتا ہے (ف۴) جس سے دوسری اقوام کی نظروں میں فریقین ذلیل و خوار دکھائی دیتے ہیں اور انکو تضحیک کا موقع (ف۵) ملتا ہے۔ غیر مقلد و قادیانی وغیرہ احداث (ف۶) مسائل کے لیے کافی تھے (ف۷) اگر آپ جیسے حضرات بھی اس قسم کی رفتار اختیار فرمادیں تو مصلحت سے (ف۸) بالکل بعید ہے۔ آپ سماعت فرما چکے ہونگے کہ اس مسئلہ کے احداث (ف۹) کے بعد اکثر علما جو آپکی ہر بات میں ہمخیال و ہمزبان تھے وہ بھی مخالفت پر آمادہ ہوگئے ہیں۔ (ف۱۰) اور اکثر مقامات کے مسلمانوں میں تفرقہ پڑگیا ہے بلکہ جنگ (ف۱۱) وجدال کی نوبت بھی پہنچ گئی ہے آپ غور فرمائیے کہ یہ امر (ف۱۲) کسقدر برخلاف مصلحت بحث ہے یہ مسئلہ کوئی ضروریات دین (ف۱۳) سے نہیں سمجھا جاسکتا

ف۱۰ ہر پہلو سے تحقیقات کے بعد [illegible] ۱۲

بلکہ اگر خارق اجماع کہا جائے تو بے موقع نہ ہوگا۔ پھر ایسے مسئلہ کی اثبات کی جانب توجہ کو مبذول فرمانا جس سے ضروری مسائل دین کی اشاعت اور فرق باطلہ کی تردید کا سد باب ہوجاتا ہو کسقدر خلاف مصلحت ہوگا۔ میری رائے مین اب اس مسئلہ کو ثابت کرنے کے لیے زور دینا اور اوقات عزیز کو اسمین صرف کرنا بے ضرورت معلوم ہوتا ہے۔ محمد انوار اللہ عفی عنہ

ہماری تنقیدات

اعلیحضرت امام اہلسنت دام ظلہم الاقدس نے اس خط کے اغلاط کی طرف توجہ نفرمائی کہ معمولی مزخرفات جنکے صد بار رد ہو چکے۔ صرف ادعائے باطل اجماع کی خبر لی مگر ہم بعض اشارات عرض کر دین کہ ناظرین کو یاد دہانی ہو صاحب ممدوح کی عبارتون پر ہمنے حاشیہ کے ہندسے لگا دیے ہین اونھین ہندسون پر تنقیدات ہین وبالله التوفیق

۱ فتوائے مبارکہ تو آپکی نظر سے بھی گزرا مدتین ہوئین مولنا احمد حسن خان صاحب آپکو بھیج چکے کیا سب صاحبون نے یہی ٹھہرالی ہے کہ دیکھین اور آنکھین بند کرلین ۲ صدہا بار رد کر دیا جائے اور کوئی صاحب ثبوت نہ دے سکین مگر جو رٹ لگ گئی لگ گئی دوسرے مفاوضہ عالیہ مین خود آپکے رسالہ انتقاد الاسلام سے اس ادعائے بیمعنی کا رد آتا ہے پہلے آپ سر دست جمیع بلاد اسلامیہ کے نام ہی گنا دیجیے سب جگہ ہو آنا یا ثبوت شرعی منگا لینا تو بڑی بات ہے مگر یہ ہے کہ اپنے یہان جو آنکھ کھول کر دیکھا بس سمجھ لیا کہ تمام عالم مین یہی ہے اور روز اول یا شاید معاذ اللہ ازل سے یہی ہے ۳ سنت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اونے بات سمجھنا کیا حکم رکھتا ہے یا یہ مطلب ہے کہ جب اونے بات پر فرقہ بنجاتا ہے تو اعلی بات او سنت سید الکائنات علیہ وعلی آلہ افضل الصلوات والتحیات ضرور قابل ترک ہے کہ فتنہ نہ بنے ۴ یہ وہی نیچریون اور ندویون کا عذر معمولی ہے جو ہزار بار مردود ہو چکا ۵ حضرت تالی تو دونون ہاتھ سے بجتی ہے جب فریقین ذلیل دکھائی دیتے ہین آپ خود ہی اس ذلت سے بچے ہوتے یا دوسرا کرے تو ذلت اور آپ رسالہ بازی فرمائین تو عزت۔ ہان اگر یہ عزت و فخر مراد ہو کہ چند لمحہ کے لیے نظر عوام مین ایک ایسے فرد یکتا امام بے ہمتا کی طرف مقابل بنگئے جسے علمائے حرمین شریفین فرما رہے ہین انہ السید الفرد الامام بیشک وہ سردار و یکتا و امام ہے تو یہ دوسری بات ہے ۶ احداث مسائل مین غیر مقلد و قادیانی گنائے مگر القول الاظہر سے ظاہر ہو شرح کا اوسکے مصنف کے نزدیک حد درجہ کے مفسدین فی الدین گنگوہی تھانوی نانوتوی و دیوبندی جو مرتدین مسلمان بنین انکا حدث اکبر حدث سے بدتر خبیث ہین مثلاً

محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے ابلیس لعین کا علم وسیع تر ماننا کہ شیطان کو یہ وسعت نص سے
ثابت ہوئی فخر عالم کے وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے
(۲) ابلیس لعین کو اللہ عزوجل کا شریک جاننا کہ جس وسعت علم کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ماننا شرک بتایا
وہ کیا شرک نہیں ہے تو کونسا ایمان کا حصہ ہے اور شیطان کے لیے نص قطعی سے ثابت ماننا (۳)
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت سے ابلیس لعین کی عظمت بے انتہا زیادہ جاننا کہ جس
صفت خاص شیطان کے اثبات کو ناقابل ہیں کہ رکھے لیا تو ایمان کا اصل وہ عظیم صفت ابلیس کو بالفعل حاصل
یہ تینوں کفر براہین قاطعہ گنگوہی صاحب کے ہیں (۴) جیسا علم غیب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کو ہے ایسا ہر بچہ پاگل ہر چوپائے کو ہر جانور کو ہے بتانا کہ بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی
کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے
(۵) اسی بحث علم میں کہنا نبی غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضروری ہے یہ چاروں کفر حفظ الایمان
تھانوی صاحب کے ہیں (۶) اللہ عزوجل کو بالفعل جھوٹا جاننا کہ وقوع کذب کے معنی درست ہوگئے
(۷) اللہ تعالیٰ کے جھوٹا کہنے کو کفر تو کفر گمراہی بھی نہ ماننا کہ اسکو کافر یا بدعتی ضال کہنا نہیں چاہیے
(۸) اللہ تعالیٰ کو جھوٹا مانو یا سچا اسے ایسا اختلاف بتانا جیسا حنفی شافعی میں ہے کہ اس میں
تکفیر علمائے سلف کی لازم آتی ہے حنفی شافعی پر طعن و تضلیل نہیں کر سکتا (۹) اللہ عزوجل کو جھوٹا
کہنے سے گمراہی بالاطلاق فسق بھی نہ ماننا کہ ایسے کو تضلیل و تفسیق سے مامون کرنا چاہیے (۱۰)
بلکہ تفسیق بھی درکنار اسکو کوئی سخت کلمہ کہنا چاہیے یہ پانچوں کفر گنگوہی صاحب کے
ایک فتوے ملعونہ میں ہیں (۱۱) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یہ معنی خاتم النبیین جاننے کو حضور سب سے
پچھلے نبی ہیں حضور کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا جاہلوں کا خیال بتانا کہ عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا
خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات
کچھ فضیلت نہیں (۱۲) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی ہونے کو ختم نبوت کے
خلاف نہ سمجھنا کہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا
یہ دونوں کفر تحذیر الناس نانوتوی صاحب کے ہیں یہ شدید تر اخبث اقوال ملعونہ مصنف
القول الاظہر کے نزدیک ایسے برے نہیں جن پر اکفار ہو علمائے حرمین شریفین نے جب بالاتفاق ان اقوال ملعونہ

دیوبندیوں کی تکفیر فرمائی القول الاظہر والے کے دلیل اوس کا رد دیتے ص۱۳ پر کہا فاضل بریلوی ہمیشہ فتاوے آئے

حرمین شریفین کے سامنے تسلیم خم کرتے رہے مشہور فتوائے **حسام الحرمین** سے طائفہ

دیوبندیہ کو کفر کے گھاٹ اوتار دیا لیکن جب وہی مدنی فتوے فاضل بریلوی کے

خلاف نمودار ہوا تو لگے تاویلیں کرنے ص۱۴ پر کہا دوسرون پر تو حسام الحرمین سے خوب وار کیا

لیکن وہی وار جب خود اونپر ہونے لگا تو اوسکا بچانے کی فکر مین ہوئے **مسلمانو** مصنف القول الاظہر کے

دلیلین اللہ واحد قہار کی عظمت اور محمد رسول اللہ سید الابرار صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت کی بانگی ملاحظہ ہو

اولاً وہ تحریر نہ مکہ معظمہ نہ مدینہ طیبہ کے مفتیان مذاہب اربعہ سے کسی مفتی کی نہ کسی مکی نہ کسی حنفی کی نہ اصلاً

کسی مکی مدنی کی اوسپر نام کو کوئی تصدیق ایک طرابلسی کی تنہا اپنی رائے ہے اوسے فتوائے حرمین شریفین یا

مدنی فتوی کہنا صدق کے کیسے گہرے رنگ مین ڈوبا ہوا ہے **ثانیاً** آٹھ سال سے زائد ہوئے اوسکی

یہ تحریر ایک اور تحریر کے ساتھ لکھنؤ مین کسی نے چھاپی تھی پہلی مین انگریزی دو اذانوں کا بیان دوسری مین

اذان۔ پہلی پر چار شخصوں کے دستخط ہین بھی ایک طرابلسی صاحب کے اوستاد مفتی شافعیہ دوم شہر نابلس کے

ایک حنبلی سوم شہر تونس کے ایک مالکی چہارم فرنگی محل لکھنؤ کے مولوی عبد الباقی اس دوسری اذان والی

پر اصلاً کسی نے دستخط نہ کیے تھے کہ اوسکے اوستاد نے مگر وہ مدینہ طیبہ کا فتوی ہو گیا یہین سے اوسکی

حالت ظاہر **ثالثاً** اوس شخص کے جواب مین ہے جس کا دعوی ہو کہ اذان جمعہ خاص دروازہ ہی پر سنت ہے

اگرچہ دروازہ کسی طرف ہو اگرچہ بیچ مین آڑ ہو یہان کون اسکا قائل ہے **رابعاً** اوس معنی تحریر کی حالت

یہ کہ اول تا آخر اغلاط و خطا سے مملو ہے جہل و سفاہت و افترا و تناقض و خیانت و نافہمی و مکابرہ وغیرہا

کونسا کمال ہے کہ اون گنتی کی چند سطروں مین نہین رسالہ مبارکہ فیصلہ حق نما مصنف القول الاظہر کے

پیش نظر ہے کیا مصنف نے اوسمین تحریر طرابلسی کی نسبت یہ کلام متین در زرین نہ دیکھا کہ اوسپر اصلاً

کسی عالم کی مہر و دستخط و تصدیق کچھ نہین اور سوال مین یہ ہے کہ زید کہتا ہے کہ اذان خطبہ مسجد کے دروازہ ہی پر

سنت ہے اگرچہ دروازہ منبر کے سامنے بھی نہ ہو اگرچہ بیچ مین آڑ ہو طرفہ یہ کہ زید کو لکھا کہ وہ حدیث بین یدی

سے استدلال کرتا ہے جس بین یدی کا منکر او رحدیث بین یدی سے مستدل الیسا احمق زید

شاید طرابلس مین بستا ہو خیر اسکا جواب اوس طرابلسی نے لکھا اور وہی بین یدی کی عبارتوں سے

سند لایا اور اوسکے ساتھ اتصال کا گندہ بروزہ اپنی طرف سے ملایا تفسیر فقہ حنفی مالکی حنبلی کی

طرابلسی کی تحریر کی حقیقت حالت انہوں نے خود ہی فتوے بنایا

مصنف القول الاظہر اور تمام ازابیون کی ہمت وحیا

جتنی کتابون سے نقول لکھین کہین اسکا نام نشان نہین بلکہ شرح خلیل کی عبارت صاف اوسکے
مخالف ہے خوش فہمی سے اوسے بھی نقل کر لایا ثالث فقہ شافعی کی صرف ایک عبارت جسطرح
اوسنے نقل کی اوسکے زعم کا پتا دیتی ہے جس کا وہ مطلب نہ سمجھا حدیث صحیح سکے رد کو اصول حنفی کی
آنکھ پر ٹھیکری رکھکر وہی تدلیس کی ٹپکار رابعاً امام سفین بن عیینہ ابن اسحٰق کو مجروح ماننے کا **بہتان**
لطیفہ تریہ کہ دروازہ مسجد سے مراد بحیثیت کی دیوار خود ہی مانا کہ بین یدی کا مفہوم اتنا ہے
کہ محاذات ہو بیچ مین آڑنہ ہو اور پھر اتصال منبر کے لیے وہی بین یدی کی تیغ ٹپکار طرفہ یہ کہ خود
صحابی پر اعتراض کہ اونھون نے بین یدیہ بھی کہا اور علی باب المسجد بھی یہ دو ضدون کا جمع کرنا ہے یعنی صحابی نے
خود اپنی بات نہ سمجھی رات دن ملادیے پھر مزہ یہ کہ علی باب المسجد کی تاویل کی محاذی دروازہ یعنی
منبر کے پاس دروازہ کے محاذی حالانکہ منبر کے پاس ہو تو دروازہ کے محاذی ہو گئی اور دروازہ کے
پاس ہو تو منبر کے محاذی نہ رہی بین یدیہ جسکا مفہوم صرف محاذات تھا جاتا رہا پھر حقیقت و
مجاز کو دو برابر کے احتمال جانا امیر المومنین عثمٰن غنی کو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت
بدل ڈالنے والا مانا بین یدیہ علی باب المسجد کے معنی کیا خوب گڑھے کہ کبھی یہان کبھی وہان کیا کہنا
یا زمانہ اقدس مین دو اذانین ہوتی تھین ایک یہان ایک وہان یہ صریح و صحیح احادیث مشہورہ
بخاری و مسلم کا رد ہے یہی طرابلسی صاحب کی تمام کائنات اسکی اوسکی علمی حالت ظاہر وہ تو اتنی بھی
نہ لکھ سکا جتنی گڑبڑی نام سوتھانوی صاحب نے لکھا مسلی تو مصنف القول الاظہر و تمام ازابیون کی ہمت وحیا
ختم ہوا اول تو رسالہ مبارکہ حق نما فیصلہ کا نام لیتے شرم آتی تھی جبکہ علم کا نام کھاتے ہین کیا وہی رسالہ نہین جسمین کمال امتحان کے
سوال ہین جنکے مخاطب تمام دنیا کے سنی علماء ہین مصنف القول الاظہر نے کم از کم اوس کا صفحہ لوح تو دیکھا جس سے عبارت
نقل کی کیا اوس مین یہ تھا کہ شرق سے غرب تک تمام علماء سے ایک نہایت ضروری عرض کہ جن صاحب کی رائے موافق ہو تو تصدیق
فرمائین ورنہ سوالون کے جواب پر ہمت ہوتی علم کی غیرت ہوتی تو ان عالمانہ سوالون کے جواب فرماتے ورنہ
اوسکا ذکر اپنے منھ پر نہ لاتے دو برس ہوئے آجتک کوئی اذان بھی اوسکا جواب دو سکا ثانیاً طرابلسی تحریر جب قاہر
رد او سمین موجود تھے انھین دیکھا کسی نے انصاف یا شرم والے کو اوس بے غیرت تحریر کا نام بھی زبان پر لاتا نہ تھا کہ
دین الٰہی مین حجت بناتا مقتضائے حیا تو یہ تھا کہ پہلے اوس بے معنی بے سر و پا کے نامندمل زخمون کی مرہم پٹی
کرتے ان قاہر اعتراضون کے جواب معقول جواب دینے کی ہمت فرماتے اسکے بعد اوس کا نام لیتے

نہ کلام میں تحریر وجہ سفر وجہ مفرور وجہ مطرود کو جس میں سانس تک باقی نہیں میدان میں لانے کی تکلیف دیجیے
اور حدیث محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و تصریحات ائمہ مذہب کے مقابل اوسے دستاویز کیجیے
کس نے کہا تھا کہ جو شخص مدینہ طیبہ میں ہو گزرا یا چند روز یا چند سال جو تمام مقیم رہا وہ یک متنفس بات یقینی
وہ گوش ہے موافقت جماہیر علمائے کرام دین الٰہی میں کیسی ہی اہمل و مختل بے سند بات کہدے ہم تمہیں
اوسکی تقلید لازم ہو اور اوسکے سامنے حدیث و فقہ و تصریحات کتب ائمہ سب بالائے طاق رکھدینا
واجب ہو یعنی تو مصنف القول الاظہر خود بھی حرمین ہو آئے ہیں بس اسی بنا پر دین الٰہی کے حاکم
مطلق بن بیٹھتے اتنے اوراق سیاہ فرمانے کی کیا حاجت تھی لکھدیتے کہ ہم چند روزہ اقامت کے
باعث مدنی ہو گئے اب ہماری بات اگرچہ کیسی ہی بے معنی ہو وحی الٰہی یا ارشاد نبی ہے جسکے آگے
تمام دلائل شرعیہ بیکار ہیں مگر مشکل یہ ہے کہ آپکا طرف مقابل یعنی آپسے بدرجہا زائد مدنی ہے
جسے اکابر علمائے حرمین شریفین نے امام مانا اپنا استاذ بنایا اوس سے حدیث و فقہ و تفسیر و اصول و سائر علوم
کی اجازتیں لیں تو آپکے طور پر آپ پر فرض اعظم ہو کہ اوسکے حضور گردن تسلیم خم کیجیے اور وہ جو کچھ فرمائے آمنا و
صدقنا کہکر زمین نیاز پر سر رکھدیجیے خاص اس سفید سیخ کو دیکھیے کہ سکتے تاویلیں کرتے اسے
ارشاد دربارہ اذان میں کونسی تاویل کی اوس بے مغز تحریر پر سوا اسکے کہ تمہید رد کا بیڑا بنایا اعلیحضرت کا مقصد
خادمان اعلیحضرت نے کونسی تاویل کی حاجت سمجھی یا کب ارشاد فرمایا تھا جو آپکی تحریر سے تشریح جسکا
بیان ابھی گزرا کہ جو شخص مدینہ طیبہ میں ہو گزرا اوسکا ہذیان کیسی ہی کہدے وہ فقہ حنفی و دین الٰہی میں حجت
قاطعہ ہے جسکے سامنے تمام دلائل شرع و نصوص حدیث و کتب مذہب کسی پر نظر جائز نہیں کیا ایسی ہی تسلیم مقابلہ
وہاں بیجا تاویل فرمائی سوا وسوا ایک بیجا تحریر فتواے مدینہ کے غلط نام سے توبہ چونکہ سال بھر
لکھنؤ میں چھپی اور کنج گمنامی میں پڑی رہی اب اذانیوں اوسے وحی آسمانی بنا کر دوبالا دو تحریریں
حال میں ایک کسی شافعی خطیب مصری کسی مصری حصے بیت کے نام سے مصنف قول الاظہر کے امامان
بدایونی نے جنکی تقلید سے **جامع الرموز پر افترا اختلال فرما لیا** ہے کہ مدت سے عرب کی آ
بھی ہند ہی ظاہر کی ہیں جو حضرات جامع الرموز جیسی مشہور متداول کتاب پر افترا کرنے سے نہ چوکیں جسکے
صدہا نسخے ملک میں موجود ہیں اونکی نقل و حکایت جہانتک لائق اعتبار ہو سکتی ہے عیاں را چہ بیان
مگر الحمدللہ مسلمانوں اپنے رب کا [illegible] حق کا چمکتا [illegible]

جو نا معتبر کتابیں طب و یابس سے بھری ہوتی ہیں جیسے جامع الرموز قنیہ مجتبیٰ وغیرہا یا رہا انہیں
مرجوح مرجوح مجروح و مجروح قول کے لیے کوئی نہ کوئی شاذ ضعیف مطروح روایت ملجاتی ہے
مگر شان الٰہی کہ اس مسئلہ اذان میں لا یؤذن فی المسجد اور یکرہ الاذان فی المسجد کی آواز وہ ہے تو
کتب معتمدہ گونج رہی ہیں یعنی مسجد میں اذان نہ دیجائے مسجد میں اذان مکروہ ہے مگر ان لوگوں کو دانتوں
پسینے آگئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے دو سال بیتے کہیں سے کوئی ٹوٹی پھوٹی روایت بھی نہ لا سکے
جسمیں ان احکام کلیہ سے اذان ثانی جمعہ کا استثنا کیا ہو یا خاص اسکے داخل مسجد کیے جانے کا
حکم دیا ہو ناچار بیچارے سخت کی حکایتیں بدی پر گرتے انھیں خود قبول لیتے جائیں کہ انھیں بہت وسعت ہے
کسی خاص قرب پر بیٹھ نہیں اور جب یوں بھی نہ بنی اور تصریحات ائمہ جنکے خود آیات قرآن عظیم سے
منھ بند کر دیا تو مرتا کیا نہ کرتا تھانوی صاحب نے بنائے اداعم عینی پر جیتا طوفان باندھ دیا
کہ اوسمیں زمانہ امیر المؤمنین عثمٰن غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس اذان کا مسجد کے اندر ہونا متواتر
لکھا ہے مفتی دیوبند عزیز الرحمٰن صاحب نے رد المحتار علامہ شامی پر بہتان صریح کیا کہ
اوسمیں یہ اذان مسجد کے اندر ہونا سنت لکھا ہے رامپوری صاحب نے صلاۃ مسعودی
کی عبارت دل سے گڑھ لی کہ ہر اذان در مسجد مکروہ است مگر اذان بر منبر بدایونی
صاحب نے جامع الرموز وغیرہ کی عبارت جی سے تراش لی کہ انہیں بعد
قول عند المنبر کے اسی قریبا سنہ لکھا ہے حضرت دکھنی صاحب نے انھیں پچھلے کی تقلید فرمائی
اور وہی شرح نقایہ اور وغیرہ سب پر تہمت جمائی بدایونی صاحب کی پچھلی
افترائی ہمت نے اور جوش میں آکر علمگیری پر ہاتھ صاف کیا کہ اوسمیں

صاف صاف لکھا ہے کہ جس طریقے سے آجکل اذان خطبہ قریب منبر ہوتی ہے ہمیشہ سے ایسا ہی ہوتا
چلا آیا ہے حالانکہ ان سب کتابوں پر ان صاحبوں کے محض جھوٹے محض بہتان سرے
افترائی تہمت یکسر طوفان ہیں ۞ عیار ہو بیباک ہو تو آج ہو تم ہو وہ منہ سے ہو
مگر خوف خدا کا نہیں رکھتے ، مسلمانو اسکی جانچ کو بہت سا علم درکار نہیں یہ حوالے دینے والے
دکھا دیں کہ دیکھو ان کتابوں میں ہماری نقلیں یہ موجود ہیں اور ہرگز نہیں دکھا سکتے اور ہم کہے
دیتے ہیں کہ نہیں دکھا سکتے برابر ہے مطالبہ جاری ہے اور انہیں کوئی پچاس کئی بار سوکا اشتہار کیا

ایک مسئلہ اذان نے مجبور ہو کر دل سے کتابوں کی عبارتیں گڑھ لیں

مگر اشتہاری غیر اشتہاری سب خاموش اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ھاتوا برھانکم ان کنتم صٰدقین
لاؤ اپنی برہان اگر سچے ہو پھر یہی فرماتا ہے فاذلم یأتوا بالشھداء فاولٰئک عند اللہ
ھم الکٰذبون جس مسلمان کو اسلام سے کام انصاف سے تعلق اللہ واحد قہار کو منہ دکھانا ہے
وہ تو ان کے سکوت ہی سے سمجھ لیگا کہ سچے ہوتے تو کیا یونہی افترا اڑاتے سچی عبارتیں پاتے
تو دل سے گڑھ گڑھ کر جھوٹ نہ لاتے مگر شاید کسی کو یہ خیال گزرتا کہ یہ تو سب ہندی ملا ہیں ہندوستان
میں کتب خانے کم ہیں شاید اسلامی ملکوں میں کوئی کتاب ایسی ہو جس میں اوس حکم کراہت اندرون
مسجد سے اذان ثانی کا استثنا ہو خاص اسکے لیے مسجد کے اندر کہنے کا حکم لکھا ہو حق کے
مالک عز جلالہ نے اس وہم کے دفع کا یہ سامان فرما دیا کہ الاذانی طرابلس شام مصر کے تین شخصوں کی
تحریر یہ ہیں جن میں طرابلسی نے خاص مدینہ طیبہ کے عظیم کتب خانے چھان کر اپنی جان مار کر
دو چند سطریں لکھی ہیں ان سب کو بھی دیکھیے تو بحمد اللہ تعالیٰ وہی بے ثبوت وہی بے ثبات وہی
ڈھاک کے تین پات مسلمان سمجھ لیں کہ جب مدینہ طیبہ و شام و مصر کے کتب خانوں میں بھی کسی
کتاب میں نام کو کوئی حرف اذانیوں کو نہ ملا تو اب کیا متھرا و کاشی و پراگ کی پستکوں میں ملیگا
الحمد للہ حق کا بول بالا اہل حق کا منہ اوجالا حق کے دلائل عالی مخالفون کے ہاتھ خالی والحمد للہ
رب العٰلمین مسلمان غور کریں ایسی عام ضرورت کا مسئلہ کہ ہر اسلامی شہر کو ہر مسجد میں کہ جمعہ پڑھا
جاتا ہو ہر مہینے میں چار یا پانچ بار اور شہر میں سو جگہ جمعہ ہوتا ہو تو ہر مہینے میں چار پانسو بار جسکی حاجت
پڑتی ہو اوسکے خلاف کا عام حکم تو مشہور و معتمد کتابوں میں ہالا گہنا کھیچ ہے اور اتنے ضروری استثنا کا
اصلا اصلا اصلا کوئی کتاب نام نہ لے کیا یہ عقل میں آسکتی ہے حاشا بلکہ بالیقین وہ احکام مسجد میں
اذان نہ ہو مسجد میں اذان مکروہ ہے قطعًا عام اور استثنے اذان ثانی کا خیال محض باطل و خام
والحمد للہ ذی الجلال والاکرام سابع طرفہ یہ کہ تحقیقات مصری جسکا ذکر مولنا عبد المقتدر صاحب نے[۱]

---

[۱] بدایونیوں نے انھیں رکن عدالت لکھا ہے ظاہر ہو کہ حاکم کچہری رکن کچہری نہیں کہلاتا ارکین سلطنت سے
خود بادشاہ مراد نہیں ہو سکتا تو کوئی اہلمد یا پیشکار یا سررشتہ دار ہونگے تو یہ اذانیوں کے القاب و القاب
محض تصنع ہوا کرتے ہیں جو بارۂ اذان سنت رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اتباع کرے اگر امام وقت ہے
جاہل نا مہذب اور شرارتوں و شتام کا مستوجب ہے اور جو پریستی میں سنت نبوی پر ارشادات فقہ حنفی کو
پس پشت پھینکے وہ جاہل سا جاہل ہو امام و علامۂ محققین دو جہان ہے ایسی ہی ہے زبانی تعصب سیدی

یون کیا کہ نجیت یا نجیت معلوم نہین کیا نام ہی سبحٰن اللہ نام تک معلوم نہین اور اونکے عمل آمد صاحب القضیہ ہونے کی شہادت۔ ان صاحب کی نسبت بیان کیا جاتا ہی کہ انھون نے دعوی تو یہ کیا کہ اذان جمعہ داخل مسجد مسنون ہی اور اوسکی دلیل مین وہی حدیث ابو داود کہ سند الحق کے زمانہ نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم و شیخین رضی اللہ تعالی عنہما مین اذان مسجد کے دروازہ پر ہوتی۔ اگر شیخ نجیت بھی آپ کی طرح داخل و خارج مین تمیز نہین رکھتے تو مبارک باشد ورنہ صراحۃً وہ فنائے مسجد کو بھی داخل مسجد کہتے ہین اور بلاشبہ یا بنہجی داخل مسجد ہی خود ہمارے نزدیک بھی مسنون اور الحق کے فتاوی و رسائل مین مصرح اور ہمارے یہان بھی معمول ثانیاً سرکار مدینہ طیبہ سے دو فتوے آکر و مدینہ سکندری مین شائع ہو چکے جنمین بدایونیون کے ادعائے باطل توارث قدیم و تعامل جملہ بلاد اسلام کی کافی صفر شکنی تھی وہ طرابلسی والی ایک کیون ایسی حجت قاطعہ ہوئی جسکے سامنے حدیث و فقہ سب بیکار اور یہ دو مدنی فتوے کیون مردود نامقبول ٹھہرے معلوم ہوا کہ وہ مدنی فتوی کا ادب تھا بلکہ اپنی ہوائے نفس کی پیروی تاسعاً آپکے بدایونی امام جنکی تقلید جامع الرموز وغیرہ پر اقتدا اوٹھایا اس مدنی حنفی فتوی کو اپنی تحریر چھپا لیتے تھے مین عناد و سفاہت نقصانا ظلما اسکے بہ شافی جواب مین اپنی چلتی بزعم خود خوب خوب تحکم آئے ہین اوچھل اوچھل کر اوسکے رد فرمائے ہین اوسے پوچھیے کہ مدنی فتوی کے حضور سر بلند کی کیون نہ خم کیا تھمین اوسکے مقابل چون و چرا کرنے کا کیا حق حاصل تھا عاشراً آپ اپنی کہیے مدینہ طیبہ کے مفتی مالکیہ کے فتوے نے آپکے ادعائے اجماع کی دھجیان بکھیر دین اور یہی آپکے رسالہ القول الاظہر کی ساری بنائی کی بنیادی اینٹ تھی جسے اوسنے جڑ سے اوکھیڑ دیا اب آپکے رسالہ القول الاظہر کو کہ اسس بنیانہ علی شفا جرف ھار تھا فانہار کا مزہ چکھا دیا اب تو جناب سر تسلیم خم کرینگے یا مدنی

ضلع بجنور مین ایک گاؤن دھمپور کے حافظ امیر احمد صاحب جنکے دین و دیانت کی یہ حالت کہ تشاور اللہ اور ترکیب کرتے تھے ان پانچ وقت کے ہم مذہب مقلدون نے بھی اسلئے لفظ فتوے دیے ہین دھمپور کے حافظ جی نے او سکو حیا ہی یہ القاب لکھے جو اوسنے اپنے ترک اسلام مین چھپا جامع علوم عقلی و نقلی قاطع رسوم کفر و بدعت یہ حافظ جی اذان جمعہ مین کچھ دنون سنت پر قائم ہو کر سنت کے سخت دشمن ہو گئے مسلمانو افسوس ہے جن صاحب کے دین کی یہ حالت ہو کہ اسلام کو کفر کفر کو اسلام کہین بدایونی والون نے عداوت سنت کے صدقہ مین بہ القاب مولانا حاجی حافظ علیم زادہ مت برکاتہم لکھا الحمد للہ کوئی گمراہ سا گمراہ بدایونیون کے دھرم مین شاہ ولی اللہ ہو جب کہ سنت کا منکر ہو بدخواہ ہو ۱۲ محمد اسمٰعیل عفی عنہ

فتوے کے حضور بھی گردن نیاز نہ جھکائینگے رب عزوجل فرماتا ہے یٰایھا الذین اٰمنوا لم تقولون
ما لا تفعلون کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون اوایمان والو زبان سے کیون کہتے ہو
جو کرتے نہیں اللہ کو سخت دشمن ہے یہ کہ کہو کچھ اور کرو کچھ تیسرے مش بہ تقوٰی ان حضرات کے ظالم اعتقاد یہ تھے
یہاں کہنا یہ ہے کہ بالفرض وہ طرابلسی تحریر کچھ عقل و علم کی درستی پر ہوتی بھی اور بفرض باطل تمہیں اور علما کی بھی
مہر و تصدیق ہوتی تو غایت یہ کہ ایک فرعی مسئلہ میں جسکی نہایت سنت و کراہت بعض علما کی رائے
امام اہلسنت سے جدا چلی اسکا کیا استعجاب ہے ایسے فرعی اختلاف تو صحابہ کرام سے تابعین تک چلے آئے ہیں
اسے حرمین کا وہی وار کہنا جو دیوبندیہ دشمنان خدا پر ہوا کہ وہ کافر ہیں مرتد ہیں اونپر لعنت الٰہی ہے
اونپر غضب الٰہی ہے جو اونکے کفر میں شک کرے خود کافر ہو ایمان ہے کہ تساوی کو کسی دیانت ہے کیا انکے
نزدیک کسی سہل فرعی مسئلہ میں لغزش بتانا اور کافر مرتد ملعون فرمانا یکساں ہیں دو لعن وار ایک بات
ایسا نہ کہے گا مگر جسے اسلام و کفر میں تمیز نہیں یا آپکے علم و فضل بلکہ مجنون کے سوا ہر شخص کی عقل
بہت دور ہے ہاں شاید یہ ہو بات وہی ہو کہ دیوبندیوں نے اللہ و رسول جل و علا و صلے اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کو کھلی گالیاں دی ہیں اور علمائے کرام حرمین شریفین نے بالاتفاق اسپر اونکی تکفیر کی ہیں دلیلیں
اسکا ورد لکھا جسکو آپنے اپنے زعم باطل میں یہ معاوضہ سمجھ لیا کہ بالاتفاق علمائے حرمین شریفین نے
دیوبندیوں کو کافر مرتد ملعون کہا تو کیا ہوا ایک طرابلسی تو وارد نے مسئلہ اذان میں امام اہلسنت کا بھی تو
خلاف کیا چلو برابر ہو گئے آنسو پونچھ لے زہے انصاف و لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
۷ احیائے سنت کو احداث سمجھنا آپکا قصور نہیں شیوع بدعت کا قصور ہے بدعت جب ایسا تسلط
شائع ہو جاتی ہے ناواقف لوگ اسے سنت اور اوسکے خلاف کو احداث ہی سمجھنے لگتے ہیں وہ تو

حدیث ہی میں فرمایا یصیر المعروف منکرا والمنکر معروفا فنسأل اللہ العفو والعافیۃ ۸ سلطنت کے لیے
دین پوشی روافض کا طریقہ ہے اگر آپ جیسے حضرات بھی اس قسم کی روش اختیار فرمائیں تو دین و سنت سے
بالکل بعید ہے ۹ آپکو اپنی چند بستیاں ساری دنیا تمام جہان نظر آئیں اگر دو تین شخصوں کو
اکثر علما سمجھے کیا عجب ہے ۱۰ احیائے سنت کا دروازہ ہمارا آقا او تمام جہان سے اعلم محمد رسول اللہ

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں نے کھولا اور اپنے عظیم جانفزا وعدے اوسپر ارشاد ہوئے کہ لہ اجر مائۃ شہید
اوسکے لیے سو شہیدوں کا ثواب ہے اور اعلیٰ نعمت یہ کہ کان معی فی الجنۃ وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا

افسوس کہ آپ حضرات اس دروازہ کو بند کرنا چاہتے ہیں آپ کو توفیق نہیں تو اوروں کو بھی روکیں آپ نہیں جانتے
کہ سنت جب مردہ ہوجاتی ہی تو اوسکے احیا پر اسے کا تفرقہ ضروری ہی پھر بھی اگر بنظر انصاف ملاحظہ کیجیے
تو بفضلہ تعالیٰ اس سنت کو ہندوستان و افریقہ و کابل و کاشغر تک با انصاف مسلمانوں نے جس جوش سے
قبول کیا کمال شکر الٰہی کے مستوجب ہے والحمد للہ رب العلمین ۱۱ف اور انصاف سے اگر واقعی ہے
تو ذاتی صاحبوں ہی کی خوبی ہے ملاحظہ ہو کہ محرم ۱۳۲۳ھ میں اسکا فتویٰ تحفہ حنفیہ میں چھپا ملک بھر میں
شائع ہوا کانوں کان کوئی خبر نہ ہوا کسی عالم صاحب نے زبان ہلائی نہ کسی جاہل صاحب نے کان اب کہ گیارہ سال کے
بعد ان حضرات نے علم مخالفت بلند کیا اور رسالہ بازیاں کیں اور عوام کو در غلایا برپا دمنا کی انسداد ایہ
اسکا ہزارواں حصہ بھی کوشش کی جو اس سنت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مٹانے میں
دکھائی تو اس کا الزام ادا انہوں ہی کی حرکات پر ہے مسئلہ سے جنگ و جدال پیدا ہوتا تو گیارہ برس تک
کیوں نہ ہوا اپنا الزام دوسرے کے سر پر رکھنا کونسی شریعت میں روا ہو کیا آپنے یہ آیہ کریمہ نہ سنی ومن یکسب اثما
۴ او خطیئۃ ثم یرم بہ بریئا فقد احتمل بہتانا واثما عظیما ۱۲ف سو شہدائے کرام کا
ثواب اور بہشت بریں میں خدمت حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ہونا اگر بدنما اور مغفرت کا بخشنا
ہے تو فرمائیے کونسی چیز خوشنما و منفعت بخش ہے ۱۳ف ضروریات دین میں سے یہ نہیں یا اسکا خلاف ابھی
کاش آپ ہی اتنا سمجھ لیتے تو نہ یہ رسالہ بازی ہوتی نہ تفرقہ آخر گیارہ برس تک آپ سب صاحب ساکت
رہے بارھویں برس کونسی نئی وحی اوتری جسنے خلاف کو ضروریات دین سے کردیا اگر یہ ضروریات دین سے
تو نہیں مگر ہمارے نزدیک ایک غلط بات تھی اوسکا رفع چاہا تو جناب ہمارے نزدیک وہ غلط بات تھی جسے ہم
اوسکی اصلاح چاہی تو کیا گناہ کیا ۱۴ف ایک رامپوری تھے دوسرے بدایونی ہوے تو ثالث آپ
پھر اجماع بن گیا شبہہ رہا اجماع کے اصل حرف تین ہی تو ہیں اور دونوں تو ایک ہی کا لکھا ہوا تو اثر فعلی و
انجہی کا الحاد و ارتداد اوسکے سر میں جب الحاد و جہل و مکابرہ و ارتداد و عناد کے سر جمع ہوجائیں
اس اجماع کا پھر آپ ہی پورا ہوجائیگا ۱۵ف ضرورت مقبول بالتشکیک ہے مستحب سے سنت
اہم ہے سنت سے واجب واجب سے فرض۔ فرائض اعمال سے عقائد اہلسنت اور انمیں بالخصوص
عقائد اسلام ہوا انمیں خاص ضروریات دین ایک کام میں جو وقت صرف ہوا اتنی دیر دوسرا کام
ضرور نہ ہوگا تو حاصل یہی ہوا کہ احیائے سنت کا دروازہ بند مگر جاشانہ احیائے سنت و اشاعت فرائض سے

مانع ہوں اشاعت فرائض حمایت عقائد سنت رد ضالین کا سد باب اگر بفرض غلط مان لیا جائے
تو اسکا ٹھیکا بھی مخالفین ہی کے ہاتھ ہے جو وہ رسالہ بازی تفرقہ اندازی کریں تو بات بڑھتی نہ
زیادہ صرف وقت کی حاجت پڑتی جیسا گیارہ برس تک رہا ہاں اسکی بات جدا ہی کہ آپ
حضرات رسالہ بازی کریں تو سد باب ہے نہ صرف وقت اور ہم کریں تو سب کچھ تو مطلب یہ ہوا
کہ ہم جو چاہیں لکھیں چھاپیں تم چپکے رہو خاموشی مصلحت تھی تو آپ ہی چپ بیٹھے ہوتے اور نہ تھی تو
اوروں کو کیوں کھینچے ع مشکلے دارم ز دانشمند مجلس باز پرس ۔ توبہ فرمایان چرا خود توبہ کمتر میکنند
اب کیوں نہ یہ عقدہ معلوم ہو گا کہ محمدی چھپا رکھا تھا شمشیر حیدری کرم اللہ وجہہ کس کے سامنے آیا
ہاں اسوقت تک ضرورت تھی جب تک میدان خالی سمجھا اللہ ہدایت دے و حسبنا اللہ
ونعم الوکیل آپ میری گستاخی معاف فرمائیں اب میں دوسرا استفاضۂ عالیہ نقل کروں وباللہ التوفیق

اعلیحضرت امام اہلسنت کا دوسرا استفاضۂ عالیہ جو انہیں حضرت محدث صاحب کو بھیجا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بشرف ملاحظہ حضرت والا بالقاب دام فضلکم ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ کرمنامہ بعین انتظار
۱۳۲۴ھ تک بعد تشریف لایا حضرت نے اس بارہ میں ترک سکوت کے بعض وجوہ تحریر فرمائے ہیں
اگرچہ ادھر کے رسائل میں انکا بھی جواب دیا ہوا ہے تو ان سے شائع ہیں حضرت کو معلوم ہے کہ فقیر کا فتویٰ محرم
۱۳۲۰ھ میں تحفہ حنفیہ میں چھپ کر ملک میں شائع ہو چکا نہ علما نے انکار فرمایا نہ جہال نے دستور
چھاپا تو اب بھی اگر سب ناصحان سکوت خود اپنی نصیحت پر عمل فرما کر وہی روش چلتے ۔ وہی سکوت رہتا ۔
مگر بعض وہابیہ نے ناز رخم کے باعث بعد قبول عدول کیا اور بعض حسد نے ساتھ دیا مخالف تحریریں
شائع کیں جنکا جواب ضرور ہو گیا وہ جانتے تھے کہ اس زمانہ میں اونکے اوسی بات پر ایک فرقہ
بنکر باہمی جنگ و جدال شروع ہو جاتا ہے جس سے دوسری اقوام کی نظروں میں فریقین ذلیل و خوار
دکھائی دیتے ہیں اور اونکو تضحیک کا موقع ملتا ہے غیر مقلد و قادیانی و وہابی وغیرہم قلم آزمائی کو
کافی تھے یہ مسئلہ کوئی ضروریات دین سے نہ تھا وہ کہ تکفیر عزیزین کی رو سے ساکت رہتے تھے
واحد قہار و محمد رسول اللہ سید الابرار صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر دیوبندی وغیرہم مدعیان اسلام

گالیان برسایا کیے قادیانی مخذولون نے توہینات انبیا و مرسلین علیہم الصلٰوۃ والتسلیم کیا کیا
ملعون رسالے لکھے اور وہ حضرات کانون کان خبر نہوئی گویا وہ گالیان کسی اور دین کے مقبولون باطل
رسل کا دین پر پڑ رہی تھین جسکے دفع کی حاجت نہ تھی ایسے حضرات پر ایک غریب سنی کے ایک
فرعی مسئلہ پر جو انکے زعم مین غلطی ہی ہی میدان کارزار برپا کرنا فرض اعظم تھا کاش او تھصن
مصالح پر نظر فرماکر جیسے اللہ و رسول کو گالیان دیے جانے مین ہمیشہ سے خاموش رہے اور ابتک
خاموش ہین ۲۲ھ کی طرح ایک فرعی غلطی پر سکوت کرتے جیسے جب کوئی شور نہوا اب بھی نہوتا یا
یہ ایسا ہی فرض اہم تھا تو ایک صاحب ادا کر چکے دوم و سوم کو تجدید جدال کی حاجت نہ تھی کہ
بات بڑھانے سے بڑھتی ہی مگر اون حضرات کی مصلحت دینی اور عدم تفرقہ اندازی کا حاصل
یہ سا کہ ہم سب کچھ کہین رسالے کے رسالے تیرے رد مین شائع کرین یہ نہ جنگ و جدال ہی نہ تفرقہ اندازی
نہ غیر قومون کو تضحیک کا موقع مگر تو جواب دے تو یہ سب کچھ ہی خیر یہین ہو گا شاید انہین بھی میری اپنی فہم خطا
بہرحال ایک سنی مسلمان کی غلط فہمی اور وہ بھی ایسی کیا اوسکا دفع فرض نہین خصوصاً جبکہ وہ خواہش
کر رہا ہو کہ میرے شبہات کی تسکین ہو جائے مین قبول حق کے لیے حاضر ہون اوسکو جواب کیا مناسب ہے
کہ تو زبول مصلحت کے خلاف ہی طلب حق مین وقت صرف کرنا بیضرورت نہین ہو سکتا مگر نیاز مند حضرت
طرح سے طالب رضا ہی تھی حضور پرنور سیدنا و سیدکم و مولٰنا و مولٰکم حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کا
واسطہ تعظیم دیکر اس اجازت کی درخواست کی تھی کہ فقیر محض مخلصانہ شبہات پیش کرے اور خالص
کریمانہ جواب لے یہ مسئول کسی طرح قابل رد نہ تھا خصوصاً اوس حالت مین کہ حضرت کے اسی رسالہ مجازہ ص ۲۳ مین

تصریح ہے کہ سائل کے سوال کا رد گناہ کبیرہ ہی ہو رسالہ القول الاظہر مین اس ادعا اجماع قطعی یقینی
صحابہ کرام رضوان اللہ تعالٰی علیہم کے سوا کوئی نئی بات نہین وہ اول مین تحریرات رامپور وغیرہ کی
تلفیق ہی جن پر رد کا عدد دو ہزار سے زیادہ ہو گیا اور بحمدہ لا جواب رہا اور آخر مین فتوایلیون کا خلاصہ ہے
جسکا ایک رد بحمد اللہ تعالٰی حیدر آباد اور اونکے ملجا و ماوی خاص خانقاہ عالیہ سرکار برکاتیہ مارہرہ مطہرہ سے
بنام [illegible] الاذان شائع ہو چکا بلکہ دو - دوسرا ابھی سرکار سے بنام شافی جواب برکاتی ایرادات
تیسرا حافل کافل شائع ہو چکے تین سو ایرادات پر مشتمل بعونہ تعالٰی زیر طبع ہی بلکہ چھپ بھی گیا
او تصنیر کی تحریر سے اونکی تحریر کا رد ہی افسوس کہ اس رسالہ القول الاظہر کے صفحہ مین ابھی فتوائے

[illegible] اسوقت تک ساٹھ تین سو رد تھے پھر بعض کا رد دیگر احباب اونکی ادعا تحریرات بھیجین اور بدایونی کے اقوال ضلالت کا شمار دو سو
تک پہنچا اور اونکے بیان مین تیسرا رسالہ اور اضافہ ہوا اب تین رسالہ مین اور تین سو پینتیس رد ہین ۱۳۱۲ھ سے بنام تاریخی رد آفت بدایون کی خانہ جنگی اور پانچوان رسالہ [illegible]
[illegible] رسالہ ثالثہ [illegible] کا مجموعہ صد الفزار [illegible] بحمدہ تعالٰی طبع ہو کر شائع ہو گیا ۱۲

بدایون کی کمال ضلالت تقلید سے نہایت ناگفتنی بات حد سے زیادہ شرمناک واقع ہوئی یعنی
جامع الرموز وغیرہ کتب فقہیہ کی طرف محض غلط عبارت کی نسبت اونکی طرف نرا باطل جو انکی
جرأت اسکا حال تو بعید کو معروض ہوگا جب اوس رسالہ پر اظہار شبہات کا وقت حضرت دینگے
ابھی اجماع ہی کی نسبت عرض کرنا ہو کہ اجماع کا ذکر حضرت نے کرمنا میں بھی فرمایا اور واقعی اجماع وہ ایسی
چیز ہو کہ اوسکے بعد پھر نزاع کی کوئی وجہ ہی نہیں رہتی لہذا پہلے اسی کی نسبت محض مستفیدانہ سوال
کرتا ہو اور الحمد للہ کہ حضرت کے نزدیک سوال کا رد گناہ کبیرہ ہو خصوصًا سائل بھی ایک سگ بارگاہ
قادری جو اپنا اور حضرت اور ثقلین کے مولی و آقا حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کا واسطہ
دے رہا ہو اب حضرت جیسے غلام سرکار غوثیت کریم النفس سے رد سوال زنہار متوقع نہیں والحمد للہ
رب العلمین وحسبنا اللہ ونعم الوکیل وصلی اللہ تعالی علی سیدنا ومولنا محمد وآلہ وصحبہ وابنہ
وحزبہ اجمعین آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال اول اگر حضرت نے اجماع کی کیا تعریف فرمائی اور وہ اذان ثانی داخل مسجد ہونے پر
کیونکر صادق ہو **دوم** ہمارے فقہائے کرام نے کہیں اس اجماع کا ذکر فرمایا نہ فرمایا ہو تو صاف انکار
فرما دیا جائے اور فرمایا ہو تو کہاں **سوم** یہ تقسیم و تعریف کہ تواتر اجماع کی ایک قسم ہو کسی کلام پر
اجماع ہو گیا تواتر نام پایا کسی فعل پر اتفاق ہو گیا اجماع کہلایا کتب معتمدہ اصول میں ہو یا تازہ ایجاد
اگر ہو تو کہاں **چہارم** روش علم پر اسکی تطبیق بھی ارشاد **پنجم تا ہفتم** رسالہ [illegible] میں اس اجماع کے
قطعی ہونے ص [illegible] میں یقینا اجماع ہونے ص۳۲ میں اجماع صحابہ کبار رضی اللہ تعالی عنہم ہونے
ص [illegible] میں مثل اجماع اذان صلاۃ ہونے کا دعوی ہو کہ وہ رد ہو تو کسی اجماعی مسئلہ حنفی کہ نماز پڑھنی
نہیں رد سکتا اور محوعون پر دلیل کافی ارشاد ہو **ہشتم** اگر تمام صحابہ سے قطع نظر ہو تو حضرات
کرام مالکیہ اور خود انکے امام سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالی عنہ کہ تبع اسلام میں کیا انکے خلاف کے
ساتھ کوئی اجماع منعقد ہو سکتا ہو کیا اوسے قطعی یقینی و مثل اجماع نماز کہہ سکتے ہیں - **نہم** ابن حجر
شافعی المذہب کی عبارت سے کہ ص [illegible] میں استدلال ہو وہ تو مبین محل سے داخل مسجد کی طرف اشارہ اثر
یا بین یدی الامام کی طرف اول کی تعیین پر کیا دلیل ہے **دہم** بالفرض ہو بھی تو اوس میں اجماع صحابہ کا

کوئی لفظ ہے یا محض اپنے خیال پر قطعیت و یقینیت کا دعویٰ صحیح ہو سکتا ہے **یازدہم** یہ بھی
سہی تو ایک ابن حجر کی نقل سے یقیناً اجماع ہونا کیونکر ہوا کتب اصول میں اجماع منقول آحاداً
کا کیا حکم ہے اور اسکی کیا تعریف یہاں صادق ہے یا صرف ادعا ہے مصنف **دوازدہم** ہے ابن حجر
اپنی فتح الباری میں جو ملک مغرب کا حال لکھتے ہیں وہ اسے جزمی دعویٰ جمیع بلاد اسلامیہ اور وہ
میں کس طرح تصریح ہے تمام عرب عجم شرق و غرب پر کیا اثر ڈالتا ہے **سیزدہم** کسی کتاب معتمد میں تصریح
ہے کہ یہ اذان جمیع بلاد اسلامیہ میں داخل مسجد ہوتی ہے اگر نہیں تو فرما دیا جائے کہ اسکی تصریح کتاب
میں نہیں اور اگر ہے تو اوس کتاب کا نام مع عبارت مع حوالہ صفحہ ارشاد ہو **چہاردہم** اگر کسی
کتاب میں نہیں تو یہ دعویٰ رویت کی طرف مستند ہے یعنی تمام بلاد اسلامیہ میں تشریف لیکے
اور خود ملاحظہ فرمایا یا روایت کی جانب یعنی تمام جہان کے ہر اسلامی شہر سے خبر معتمد شرعی آئی
جو کچھ بیان فرمائیں اجر پائیں۔ اور سر دست دنیا بھر کے سب اسلامی شہروں کے نام ہی
ارشاد ہو جائیں ورنہ قیاس الغائب علی الشاہد کی شناعت خود حضرت والا ہی کے رسالہ
مقاصد الاسلام کے حوالے سے ص۱۳ پر منقول ہے **پانزدہم** ص۱۰۹ پر فرعی مسئلہ کو بھی من
شذ شذ فی النار میں داخل فرمایا کیا ائمہ معتمدین میں بھی اختلاف فقہی کو اسکا مصداق بتاتے ہیں
ہاں تو کہاں **شانزدہم** ائمہ مجتہدین نے جن مسائل فرعیہ میں جمہور کا خلاف فرمایا کیا انہیں
معلوم تھا کہ لاکھوں لوگ اس مسئلہ میں ہمارے متبع ہو جائینگے کیا اس علم کی انہوں نے تصریح فرمائی
یا غیب پر حکم ہے **ہفدہم** بالفرض انہیں یہ معلوم بھی ہو تو کیا گناہ شدید جس پر حدیث میں
دوزخ کی وعید اس خیال پر جائز ہو جاتا ہے کہ آگے چلکر لوگ اس میں ہمارے ساتھی ہو جائینگے
ہیجدہم سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تطبیق رکوع سیدنا ابو ذر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے کنز سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عدم نقض وضو بالنوم سیدنا
عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اجتہاد مسئلہ استمتاع میں جمہور کا خلاف کیا ان تمام

ملک وہ حدیث یہ باطل و مطرود ہے بلکہ ملعون و مردود ادعا تھا کہ مخالف فرعی خلاف میں بھی مخالفت کثیر معاذاللہ
استحقاق جہنم ہے جسکی رو سے عیاذاً باللہ مجتہدین کرام اور خود ائمہ اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم معاذاللہ معاذاللہ
جہنمی قرار پاتے تھے جب اس پر ایراد وارد ہوا تو اس نے زخم نا مندمل کی مرہم پٹی یہ شایع فرمائی کہ اوس نے تفرد کیا یہ مطلب
کہ اونکا یا انکے تبعین اوس جماعت سے علیحدہ ہو گئے یہ اور اس کے بعد کے نمبر اسی خرافت کے رد میں ۱۲

مصنف القول الاظہر کا ائمہ اربعہ و صحابہ کرام کو معاذاللہ جہنمی ٹھہرانا

صحابہ کرام اور انکے امثال عظام رضی اللہ تعالی عنہم کو معاذ اللہ شذ فی النار کا مصداق بنانا سنیت ہو سکتا ہی نوٹ رہم عمدہ ص ۳۲ ۳۳ پر جو حدیث سے صرف عہد نبوی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم سے لیکر زمانہ صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہما تک کا حال معلوم ہوا کہ باب مسجد پر اذان ہوتی تھی اسکے بعد کا حال ہنوز پردہ خفا میں ہی ممکن ہی کہ جہان حضرت عثمن رضی اللہ تعالی عنہ کے عہد میں لوگون کی کثرت کی وجہ سے ایک اذان کے اضافہ سے تغیر ہوا وہان یہ تغیر بھی کچھ بعید نہیں کہ جو اذان عہد سابق میں باب مسجد پر ہوتی تھی وہ اب قریب منبر ہو گیا اسی ممکن الی بعید نہیں سے اجماع قطعی ثابت ہوتا ہی **ستم** پھر اوسکی شہادت مین عبارت مولوی عبد الحی صاحب لکھنوی عمدۃ الرعایہ سے لکھی ثم نقل الاذان الذی کان علی المنار حین صعود الامام علی المنبر علی عہد النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وابی بکر و عمر و صدر من خلافۃ عثمن بین یدیہ ص ۳۶ پر لکھا ہم بھی تسلیم کرتے ہین کہ عہد نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و عہد صدیقی و فاروقی رضی اللہ تعالی عنہما مین اذان خارج مسجد دروازہ پر ہوتی تھی اور اعلام للغائبین کے لیے تھی لیکن عہد عثمانی مین وہ داخل مسجد ہو گئی الحمد للہ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم و صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہما کی سنت تو تسلیم فرما لی کہ اذان مسجد سے باہر تھی اور اسی لیے مولوی صاحب لکھنوی نے اسکو سنت کہنا روا رکھا زمانہ ذی النورین رضی اللہ تعالی عنہم مین داخل مسجد ہو گئی یہ عبارت مولوی صاحب لکھنوی کے کس حرف کا مطلب ہے ثم نقل کی ضمیر کس طرف ہی عمدۃ الرعایہ اور اسکی اصل مدخل امام ابن الحاج کی پوری عبارت ملاحظہ فرما کر ارشاد ہو کیا ایسے تخیل کی بنا پر جس کا مبنی مولوی صاحب لکھنوی کی عبارت تک نہ سمجھنا ہو سنت محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم و صدیق و فاروق رضی اللہ تعالی عنہما کو رد کر دینا صحیح ہو سکتا ہی بینوا توجروا والتسلیم مع التکریم

مصنف القول الاظہر کا یہ ماننا کہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و صدیق و فاروق کی سنت یہی ہی کہ اذان مسجد سے باہر دروازہ پر ہو پھر اوس سے محض حیا اور عثمن غنی پر افترا و بہتان

مصنف القول الاظہر کی سخت نافہمی

ف یعنی یہان یہ عذر لنگ بھی نہیں چلتا کہ ان کے لا کھون متبعین اوس جماعت سے علیحدہ ہو گئے ہیں تو معاذ اللہ یہ اجلہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالے عنہم تو القول الاظہر والے کے نزدیک ضرور جہنمی ہوئے اللہ تعالے باطل کے لیے تعصب سے بچائے کہ آدمی کو من شذ مین داخل ہی کر چھوڑتا ہے ۱۲ ص اوسکے کلام مین ثم نقل کی ضمیر ہشام کی طرف ہی جو ایک جابر بادشاہ تھا نہ کہ امیر المومنین رضی اللہ تعالے عنہ کی طرف۔ یہ تو عقل و فہم کی حالت اور مدارک علمیہ مین دخل کی ہمت اللہ ہدایت دے ۱۲

پہلے گزارش نامہ کا جواب آٹھویں دن آسکتا تھا جو پینتیسویں ۳۵ دن آیا یہ تو وثوق ہو کہ حضرت ایک سائل طالب حق کا سوال رد نفرمائینگے مگر اگر ارشاد جواب میں تاخیر ہو تو رفع انتظار کے لیے اتنا تحریر فرما دینا کہ اتنے دنوں کے بعد جواب عطا ہوگا کرم سامی سے بعید نہیں۔ ڈھائی آنے کے ٹکٹ بغرض رجسٹری ملفوف ہیں والتسلیم کل تصانیف گرامی کا شوق ہے اگر بقیمت ملتی ہوں قیمت سے اطلاع بخشی جائے دو جلد رد قادیانی مخذول کے چند صفحات دیکھے تھے ایک صاحب سے اونکی تالیف کی وہ لیگئے۔ فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ ۱۰ شوال مکرم روز جان افروز دوشنبہ ۱۳۲۳ھ ہجریہ قدسیہ علی صاحبہا و آلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ افضل الصلاۃ والتحیۃ آمین

یہ ہے وہ مفاوضہ عالیہ جسکے امضا کے بعد سو دن کامل انتظار فرماکر یہ تیسرا امضا ہوا۔

اعلیحضرت امام اہلسنت کا تیسرا مفاوضہ عالیہ بنام صاحب ممدوح بہادر

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم

جناب الا دامت برکاتہم۔ بعد تحیہ سنیہ گزارش نیازمند کی پہلی رجسٹری کا جواب تو ۳۵ دن میں ملگیا تھا اس دوسری ضروری رجسٹری کو آج سو دن کامل ہوگئے ۱۸ شوال کو گئی تھی اور آج ۲۹ محرم الحرام ۱۳۲۴ھ ہے تو احتمال نہیں کہ جناب جواب سوالات پر مطلع ہوکر حق اپنی طرف سمجھ لیں اور جناب سے اتنی عرض تو یقین کہ جناب اسی رسالہ میں تصریح فرما چکے ہیں کہ سوال سائل کا رد گناہ کبیرہ ہے اور یہ احتمال اس سے بھی بعید تر ہو کہ حق اس نیازمند کی طرف سمجھکر قبول سے عدول ہو کہ ترک صواب ترک جواب سے بدرجہا بدتر ہے جناب کے فضائل ان دونوں احتمالوں کی گنجایش نہیں دیتے لاجرم یہی شق متعین ہے کہ ہنوز رائے شریف متردد ہے ایسی حالت میں تاخیر بیجا نہیں ع تلو گوا گر دیر گوئی چہ غم مگر رفع انتظار کے لیے اتنا تحریر فرما دینا ضرور تھا کہ جواب ملیگا اور اتنی مدت تک طلبی کی امید ہے میں نے خیر گزارش نامہ میں بھی یہ گزارش کردی تھی اب سو دن کامل انتظار کرکے گزارش کرتا ہوں کہ بلا تعیین ہو کہ حضرت معینا جواب سے اطلاع ہو یہ حکم منتظر کہ جواب دینگے فلاں وقت تک انتظار کرو لکھنے میں کچھ وقت نہیں والتیو یا آٹھویں دن تحریر آسکتی ہے میں دس دن انتظار کرونگا بس وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالے علی سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین آمین والحمد للہ رب العالمین ۲۹ محرم الحرام ۱۳۲۴ھ روز چہارشنبہ

مسلمانون کو نہایت ضروری اطلاع

مسلمان دیکھین یہ حالتین ہین یہ ہمتین ہین یہ حق طلبی ہو خوف بی ہی ادھر سے کن کن تواضع کے کلمات ارشاد ہوئے اونپر نہ پسیجے بلکہ اولٹی خشونت برتی یہانتک کہ قادیانیون اور غیر مقلدون کی مثالین بھی دی ادھر سے اوسپر بھی صبر ہوا اور اوسی تواضع کے ساتھ تحقیق حق پر لانا چاہا صدائے آئی دو دونون بار حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے واسطے دیے وہ بھی رد ہو گئے ہر بار خود اونکا اقرار کہ سائل کے سوال کا رد گناہ کبیرہ ہے یاد دلایا کچھ پرواہ نکی ارشاد الٰہی کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون اللہ کو سخت دشمن ہے کہ کہو کچھ اور کرو کچھ۔ اسپر بھی بے نیازی برتی اب یا فرمائین القول الاظہر صفحہ ۳۲ مین اپنا ہی فرمایا ہوا کہ شائع ہوئے پیچھے رجوع الی الحق مردان خدا کا کام ہے ہر شخص مین اوسکی اہلیت نہین ہے ع طعمہ ہر مرغکے انجیر نیست ۔ دیکھا آپنے مردان خدا کا فضل جسنے آفتاب پر خاک اوڑائی اوسکے مونھ پر پلٹ کر آئی ۔ سوالات نے سمجھا دیا کہ آپ یقیناً باطل کہ شائع ہوئے پیچھے بھی رجوع الی الحق فرمایئے تو مردان خدا کا ہے ورنہ آپ تو مرغکے تحقیر و تصغیر سے لکھ چکے ہم آپکو مرغ تکبیر سے بھی نہ کہینگے ہان آپکی تحریر خود ہی بولے گی ع طعمہ ہر مرغکے انجیر نیست ۔ تو ہمارا کیا قصور ہے مولیٰ تعالیٰ اتباع حق کی توفیق دے آمین

پیارے برادران اہلسنت کو ایک نہایت ضروری اطلاع

عزیز بھائیو مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فدائیو دین ہی اور دین سے زیادہ کوئی چیز عزیز نہین ۔ نگاہ رکھا گیا جسے اسمین نگاہ عطا ہوئی اور تباہ ہوا وہ جسے اسمین تمیز نہین ۔ بھائیو دنیا گزشتنی و گزاشتنی ہے اوسمین جو یاد دیکھا کہ ضرور دیتی ہے اوسکے پاس نہین جاتی نقصان کی جگہ ہٹ رہتی ہے دیکھی ہے کیسا نرم بنایا گیا ہی ایک بچہ کیلا ہاتھ مین لیکر جہان چاہی لیجائے مگر کوئین مین گرانے تو کبھی نہ جائیگا ۔ انسان کو ایک جانور سے کم ہونا نچاہیے اور انکا مسئلہ ایک فرعی مسئلہ کہا جاتا اور اس حیلے سے اوسکی بیقدری کیجاتی ہے مسئلہ تو ضرور فرعی ہے اور فرعیات مین تحمل اوس کو ضرر نہین دیتا مگر کہان تک ۔ وہان تک کہ خلاف براہ عناد نہو ورنہ سنت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیقدری بہت سخت ہے اور اسکا نتیجہ ہوتا ہی کہ آدمی گمراہ ہو جائے ہی ۔ انکار قصوص آخر یا انکار نصوص آر دے وہابیہ کا تو نام ہی فضول ہے وہ تو کبھی دین مین تھے ہی نہین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما چکے یمرقون من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ ثم لا یعودون دین سے نکل جائینگے جیسے تیر نشانہ سے پھر لوٹ کر نہ آئینگے سنیت کے دعوے والون کو دیکھیے کہ سنت روکنے کیسی کیسی لغزشون مین مبتلا ہوئے رامپوری صاحب کی حالتین لکھ ان میں اللہ ہزار ضرب اتو و نفی العناد و مقتل الکذب اجہل و سلامۃ اللہ لاہل السنۃ غیرہا رسائل الحجۃ مین ملاحظہ ہون جنمین اونکے دو ہزار ۲۰۲۵ سے زیادہ مین اور بحمدہ تعالیٰ آجتک لاجواب ہین اور ہمیشہ لاجواب رہینگے مصنف القول الاظہر کو

دیکھیے کہ اونکی بات کی ترجیح نے ائمہ اربعہ امام اعظم امام شافعی امام مالک امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو معاذ اللہ ناری ٹھہرا دیا
اور بڑھے تو حضرات کرام عبد اللہ بن مسعود و ابو ذر و ابو موسیٰ اشعری و عبد اللہ بن عباس وغیرہم اجلہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو
معاذ اللہ جہنمی بنا دیا امیر المومنین عثمن غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہ فقط تارک سنت بلکہ سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کا بدل ڈالنے والا اقرار دیا جامع الرموز کی عبارت گڑھ لی اوسپر وغیرہ کی گٹھری دھرلی امام ابن حجر پر تہمت
ہوئی کہ عثمن غنی اور اونکے عہد کے جمیع کثیر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر بہتان کی تو ہو چکا بندہ مسلمانوں کیا حق کی حمایت
یون ہوتی ہے اللہ و رسول جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صریح گالیان دینے پر حسب الاتفاق علماء حرمین شریفین نے
دیوبندیون کی تکفیر فرمائی مصنف القول الاظہر کے لیے اوسکی کراہت اوسکی تلملاہٹ جھلک
رنگئی ملاحظہ ہو سنت کی معاندت کہانتک کھینچ لیگئی ع کہ انکار فصوص آخر بانکار نصوص آرد ؛ آنکے
بدایونی امام جنکی تقلید سے جامع الرموز وغیرہ پر افترا باندھے اونکی حالت ناگفتہ بہ ہے رسالۂ
مبارکہ سد الفرار علی الصید الفرار ۱۳۳۳ نے اللہ و رسول و ائمہ پر انتی سے زیادہ اونکے افترا و خیانت
گنا دیے رسالۂ جلیلہ نکس ابا طیل مدرسہ مخربہ بناء ۱۳۳۳ نے انکے پونے دو سو اقوال ضلالت بحوالۂ صفحہ بتا دیے بدیہ کہ
انھیں حضرت نے اللہ عز وجل کی طرف جہل نسبت کیا اللہ تعالیٰ کو مرکب ٹھہرا دیا ایلاد الٰہی کی سخت توہین کی رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو بیوفا کہا قرآن مجید و انجیل شریف میں اصولی اختلاف بتایا فاروق اعظم و مولیٰ علی و غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم
سب کو دیوانہ بتایا احکام اسلام کو تمیل ادرا و وہم کہا خارجین کی تقلید معتزلہ کی پیروی غیر مقلدی کی تعلیمین نصاریٰ کا
اتباع آخرت کی مذمت دنیا کی تعریف اللہ و رسول و آدم و انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ انواع انواع کی
گستاخیان لاکھون ائمہ دین کی تکفیر حتے کہ صحابہ کرام پر الزام کفر خود حضرت مولنا عبد القادر صاحب بدایونی قدس سرہ
کی صریح جسے تکفیر فتوائے بدایون کی رو سے خود مفتی کافر سارا بدایون کافر تمام جہان کے مسلمان کافر والعیاذ باللہ رب العٰلمین
جسے شبہ ہو رسالہ سد الفرار ملاحظہ کرے مسلمانو دیکھا عناد سنت کی شامت کہانتک کھینچکر
لیگئی ع کہ انکار فصوص آخر بانکار نصوص آرد ؛ مسلمانو اگر دین عزیز ہے تو آنکھ کھولو اور گمراہیون سے بچو دشمن
تھا اونکو تمھارا کام سمجھا دینا ہمارا کام توفیق دینا مولیٰ عز وجل کا کام فستذکرون ما اقول لکم و افوض
امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد وحسبنا اللہ و نعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا
باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولٰنا محمد و آلہ و صحبہ
و ابنہ و حزبہ اجمعین ابدا آمین والحمد للہ رب العٰلمین

سلخ ربیع الاول شریف ۱۳۳۴ھ